247636 ـ کیا یہ حدیث : (بیٹیاں نیکیاں اور بیٹے نعمت ہیں، چنانچہ نیکیوں پر ثواب ملے گا اور نعمتوں کا جواب دینا ہو گا۔)صحیح ہے؟ اور کیا اس کا معنی بھی ٹھیک ہے؟

سوال

کیا یہ حدیث : (بیٹیاں نیکیاں اور بیٹے نعمت ہیں، چنانچہ نیکیوں پر ثواب ملے گا اور نعمتوں کا جواب دینا ہو گا۔)صحیح ہے؟ اور کیا اس کا معنی بھی ٹھیک ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ بات نبی مکرم صلی اللہ علیہ و سلم یا آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے صحابہ کرام سے روایت نہیں کی جاتی، بلکہ اسے بعض علمائے کرام چند سلف صالحین سے نقل کرتے ہیں۔

چنانچہ ابو منصور ثعالبی رحمہ اللہ "درر الحکم" (ص 24) میں کہتے ہیں:
"جعفر بن محمد کہتے تھے کہ: بیٹیاں نیکیاں اور بیٹے نعمت ہیں، چنانچہ نیکیوں پر ثواب ملے گا اور نعمتوں کا جواب دینا ہو گا۔"

شیعہ حضرات اپنی کتابوں میں بہت سی باتیں جعفر بن محمد رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے بیان کرتے ہیں، ان کی کتابوں میں ذکر کردہ باتوں کو حجت نہیں مانا جاتا؛ کیونکہ وہ تو اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے خلاف جھوٹ بولنے سے نہیں کتراتے، اور امت کے سلف صالحین پر بھی جھوٹے الزامات لگاتے ہیں۔

علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ "بهجة المجالس" (ص162) میں کہتے ہیں:
"محمد بن سلیمان نے کہا: بیٹے نعمت اور بیٹیاں نیکیاں ہیں، اور اللہ تعالی نعمتوں کا حساب لیتا ہے اور نیکیوں پر ثواب دیتا ہے۔"

اسی طرح ابن مفلح رحمہ اللہ نے بھی " الآداب الشرعية " (1/ 454) میں محمد بن سلیمان رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے ۔
بیٹے اور بیٹیاں تمام ہی اللہ تعالی کی انسان پر نعمت ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:
يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ * أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ
ترجمہ: وہ جسے چاہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہے بیٹے دیتا ہے۔ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں ملا جلا کر دیتا ہے،

اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے؛ یقیناً وہ جاننے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ [الشوری: 49 ـ 50]

ممکن ہے کہ یہ بات کہنے والے کا مقصد یہ ہو کہ: بیٹوں کی شکل میں نعمت کامل اور پوری ہوتی ہے۔

ویسے بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے کے حوالے سے متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے: (جو ان بیٹیوں کی وجہ سے معمولی آزمائش میں ڈالا گیا تو یہ اس کے لیے آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔) اس حدیث کو امام بخاری: (1418) اور مسلم : (2629) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے: (جو شخص دو بچیوں کی بالغ ہونے تک کفالت کرے تو وہ جب قیامت کے دن آئے گا میں اور وہ ایسے ہوں گے۔)آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی انگلیاں ملا لیں" مسلم: (2631)

یہاں بیٹا یا بیٹی کو ترجیح نہیں دے سکتے بلکہ ترجیح اسی کو ہو گی جو جس قدر با صلاحیت ہو گا، اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنے گا۔

کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ بیٹی والدین کے لیے دنیاوی اور اخروی ہر اعتبار سے بیٹے کے مقابلے میں بہتر ہو، اس کے الٹ بھی ہو سکتا ہے، اس لیے بیٹی ہو یا بیٹا سب ہی اللہ تعالی کی نعمتیں ہیں۔

اور اگر اللہ تعالی بیٹے یا بیٹی کسی میں بھی برکت ڈال دے تو دونوں ہی نیکیاں بھی ہیں۔

واللہ اعلم